علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدیق رضی اللہ عنہ

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ

علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ
کتنا عظیم ہے صدیق رضی اللہ عنہ

مؤلف
مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

پیشکش
انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلۂ اشاعت	:	56
نام کتاب	:	علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدیق رضی اللہ عنہ
مؤلف	:	مفتی محمد اکرام المحسن فیضی
ضخامت	:	32 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	جولائی 2010ء
ہدیہ	:	ایصال ثواب جمیع امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

ناشر

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

انتساب

بحضور

افضل البشر بعد الانبیاء..... یارِ غارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ..... خلیفہ اوّل
..... امیر المومنین.....

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

.....اور.....

میرے مرشد کریم
امام العارفین..... سلطان الکاملین..... پیرِ طریقت..... رہبر شریعت
..... سیّدی وسندی .....

حضرت علامہ خواجہ غلام یٰسین شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ

سگِ کوچۂ اہلبیت نبوت کا ادنیٰ پابوس
محمد اکرام المحسن غفرلہٗ

پیش گفتار

اللہ رب سیّدنا محمد صلّی علیہ وسلّما
نحن عباد سیّدنا محمد صلّی علیہ وسلّما

قارئین محترم! خلیفۂ اول سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اولیات، بلند درجات، فضل و کمالات اور دینی خدمات کے باعث ملت اسلامیہ کی عقیدتوں کا مرکز و محور ہیں، کلام الٰہی کی تحسینی و آفرینی نچھاور ہیں۔

ہماری کیا حیثیت؟ اور کیا بساط؟ کہ ہم انہیں خراج عقیدت پیش کریں، اور اگر یہ جسارت اور ہمت کر بھی لیں، تو کن لفظوں میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں؟ کہ تمام لغات میں الفاظ و کلمات کی کثرت اور متنوّع ندرت کے باوجود، کاسۂ تکلم بھی خالی اور کشکول قلم بھی خالی، زباں گنگ اور قلم بھی خشک۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ..... عظیم ..... قد آور..... پیکر محبت .....ذات کو لغت میں محدود و محصور نہیں کیا جاسکتا۔ لغت میں اظہار کی قوت ہوتی ہے اور دنیا میں زبان و بیان کی ندرت کے ذریعے اُسی ذات کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ جو طالب دنیا ہو، جو اپنے دامن میں دنیا سمیٹنا چاہتا ہو۔ طالب دنیا کی متجسس بصارت میں طمع دنیا کا سرمہ لگا ہوتا ہے اور جس کی بصارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی چمک ودمک سے ضیاء پاش ہو، تو پھر کیوں سفلی بودوباش ہو؟ جس کی آنکھوں میں ہمہ

وقت مظہر خدا کا نظارہ ہو..... اور وہ خود سراپا محبت کا استعارہ ہو..... جس نے عشق میں گھر بار سب نثارا ہو..... اور جس کی رضا کی طلب میں اللہ تعالیٰ نے پکارا ہو..... ہاں..... ہاں..... جی ہاں..... ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے ہی ہیں، جو سوچتے ہیں، قسمت بنادی جاتی ہے، جو بولتے ہیں، تو نصیب بنتا ہے، جو عمل کرتے ہیں تو مقدر تشکیل پاجاتا ہے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اُمّتی ہیں اور اُمت کے تمام شعبہ جات وجہات میں اولیت کا تاج انہی کے سر ہے، اوّلیت اولیات میں سے یہ امر بھی اول واولیٰ ہے کہ "نظام اسلام" کے فرائض وواجبات کے اعلان ونفاذ سے پہلے "ادائیگی کا سہرا" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کے سر ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے اپنی دوستی ورفاقت کے لیے منتخب فرمایا، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اسی ابو بکر کے عہد طفولیت سے ہی مثالی واسلامی شخصیت کی تعمیر ایسی فرمائی کہ:

فرضیت نماز سے قبل..... نماز ادا کرنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت زکوٰۃ سے قبل..... زکوٰۃ ادا کرنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت روزہ سے قبل..... روزہ رکھنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت امر بالمعروف سے قبل..... تبلیغ کرنیوالے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت جہاد سے قبل..... جہاد ادا کرنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی شان اوّلیت ہی ہے

حکمِ حرام سے قبل..... شراب سے بچنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... زنا سے بچنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... ظلم سے بچنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... کذب سے بچنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے "ایمان" اور ماضی وحال و مستقبل کی مجموعی ملت اسلامیہ کے ایمان کا تناسب یہ ہے کہ اگر ہم فرض کریں کہ ہجری تقویم کی پہلی صدی کے اختتام تک ملت اسلامیہ کی آبادی 50 کروڑ تھی یہ ممکن ہے اس لیے کہ بنوامیہ کے خلیفۂِ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور خلافت کا رقبہ جغرافیۂ عالم کے 40 فیصد کے مساوی تھا، اس شرح کی مناسبت سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ پیدائش کے اضافہ اور اموات سے کمی کے باعث اور تبلیغ اسلام کے نتیجے میں اقوام عالم میں سے جوق در جوق قبول اسلام کی وجہ سے ملت اسلامیہ کی آبادی، صدی بہ صدی بڑھتی رہی ہے جبکہ عددی اعتبار سے یہ شرح سامنے آتی ہے کہ پہلی صدی کے اختتام پر 50 کروڑ،

ہر صدی میں اضافہ 7 کروڑ

تیرہ صدیوں میں اضافہ 91 کروڑ

اور آج پندرھویں صدی کے ربع اول تک ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان کل جغرافیۂ عالم میں آباد ہیں۔ ان تمام مسلمانوں کے ایمان کے مقابلہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان وزنی ہے۔ یعنی ہر صدی میں مسلمانوں کے ایمان سے وزنی وبھاری ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے۔ ایمان کے ضمن میں فراست، تدبر، عقل وشعور اور معاملہ فہمی، ان تمام شعبوں میں بھی حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کل ملت اسلامیہ کی مجموعی ذہانت، فراست اور عقل وشعور سے بڑھ کر ہیں، گویا اللہ تعالیٰ کی نشانی ہیں۔

قارئین محترم! اس اجمال کی تفصیلی طوالت رقم کرنے کے بجائے صرف اتنا عرض کرنے پر اکتفاء چاہتا ہوں کہ واقعۂ ہجرت کے بعد رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں آباد یہودیوں کے تین بڑے بڑے قبائل سے باوقار وخوشگوار معاملات استوار کرنے کے لیے اختیار دیا ہے اور سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مضمون تحریر کیا جو فقط ایک ورق پر مشتمل "میثاق مدینہ" سے معروف ہے۔ اس معاہدہ پر یہودیوں کے تینوں قبائل کے سرداروں اور پیارے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دستخط فرمائے۔ اسی معاہدے کی بعض دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے نتائج میں پانچ برسوں کی قلیل مدت میں تینوں قبائل یہود، مدینۃ المنورہ سے جلاوطن کردیئے گئے اور مدینۃ المنورہ یہود کی ریشہ دوانیوں سے ہمیشہ کے لیے پاک وصاف ہو گیا جبکہ یہ یہودی قبائل گزشتہ دس صدیوں سے یہاں آباد تھے۔

اللہ اللہ کیا تھا؟ کلک صدّیق کا وقار

آج ڈیڑھ ارب کی ملت اسلامیہ کے دانشوروں، حکمرانوں، مفکروں، صحافیوں اور فہیموں کی کثرت نیز ان کی تنظیمات کی کثرت، اسلامی سربراہ کانفرنس، عرب لیگ، اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس، رابطۃ العالم الاسلامی، مؤتمر عالم اسلامی، مسلم رائٹرز آرگنائزیشن، مسلم ہینڈز، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، ورلڈ اسلامک مشن، انٹرنیشنل مسلمز کونسل، دی اسلامک سپریم کونسل آف امریکہ، فلسطین بریشن آرگنائزیشن، حماس، الفتح وغیرہ وغیرہ کے ہوتے ہوئے یہودی گزشتہ ساٹھ برسوں سے مسلم جغرافیہ فلسطین پر قابض ہیں اور انکے خلاف اقوام متحدہ (UNO) میں بھی پیش کی جانے والی قرار دادوں کی

فائلیں اس قدر کثرت سے ہیں کہ ان اوراق کا ڈھیر "ماؤنٹ ایوریسٹ" کی چوٹی کے برابر ہونے کا قیاس غلط نہو گا اور اگر پھیلا دیا جائے تو کراچی سے اسرائیل کے مرکز تل ابیب تک کا علاقہ کاغذوں کی سڑک کی صورت اختیار کر جائے۔ لہٰذا مجھے کہنے دیجیے کہ:

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان..... اربوں مسلمانوں کے ایمان سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا شعور..... اربوں مسلمانوں کے شعور سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وجدان..... اربوں مسلمانوں کے وجدان سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فہم..... اربوں مسلمانوں کے فہم سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قلم..... اربوں مسلمانوں کے قلم سے اعلیٰ

سبحان اللہ.......... سبحان اللہ.......... سبحان اللہ

فاضل جلیل مفتی اہلسنّت حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہٗ العالی نے سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب اور محامد و مراتب کا ایسا گلدستہ ترتیب دیا ہے جس کے ہر پھول اور کلیوں کو انہوں "علی مرتضیٰ" کے لبِ رنگیں و شیریں کی نچھاور سے چُنا ہے۔ فقیر راقم کی دعا ہے کہ اللہ اس رسالہ کو قبول عامہ عطا فرمائے اور اسے انجمن ضیاءِ طیبہ کے تمام اراکین کے لیے ذریعہ مغفرت بنائے۔ آمین

سگ درگاہ مفتی اعظم
خادم العلماء احقر نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہٗ
خادم (انجمن ضیاء طیبہ)

تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ

واصحابہ اجمعین اما بعد!

حضرت علامہ مولانا محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی ایک وسیع اور مطالعہ اور سریع القلم نوجوان عالم ہیں۔

آپ کی تازہ کاوش بعنوان "علی سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدیق" باصرہ نواز ہوئی۔ جس میں آپ نے سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرامین و ارشادات سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت بہترین انداز سے واضح فرمائی۔

اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے قلم و علم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین

بجاہِ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم

وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

عبد الستار سعیدی

۲۹ جولائی ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو تنگ ذہن ہو یہ اس کے بس کی بات نہیں
علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم تھا صدیق رضی اللہ عنہ

الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علی النبی المصطفیٰ الذی من کان نبیا وآدم بین الطین والماء وعلی الہٖ وصحبہ الذین عزروا حبیب المجتبیٰ لاسیما علی الصدیق والمرتضیٰ الذی لمن قال اللہ فی شانہ وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی وعلی اولیاء امتہ وعلماء ملتہ لاسیما علی الامام الاعظم والغوث الاعظم وسلطان الھند والامام احمد رضا اما بعد!

سایۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مایہ اصطفا
عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سیّد المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

درس گاہ نبوت کے پہلے طالب علم حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت واولیت پر ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ متفق ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لووزن ایمان ابی بکر بایمان الناس لرجح ایمان ابی بکر

یعنی اگر ابو بکر کے ایمان اور باقی تمام لوگوں کے ایمان کا وزن کیا جائے تو اکیلے ابو بکر کے ایمان کا وزن سب پر بھاری ہو گا۔[1]

اوران کے ایمان کے وزن کی زیادتی کا سبب ان کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعظیم وتوقیر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ایک مرتبہ نماز پڑھاتے ہوئے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محسوس فرمایا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام دوران نماز مسجد میں تشریف لائے ہیں تو مصلیٰ سے پیچھے ہٹ گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ کے اشارے سے مصلیٰ پر ہی رہنے کا فرمایا مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ آئے بعد نماز عالم ماکان ومایکون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

ما کان لابن ابی قحافۃ ان یقدم بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ حضور کو پیٹھ کر کے نماز پڑھائے۔[2]

اور جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تین پسندیدہ چیزوں کا ذکر فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی تین چیزوں کو پسند فرمایا۔ جس میں پہلی چیز ذکر فرمائی:

1۔ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ج۱، ص ۳۲۳، ۷ ص ۵۷۲، المغنی عن حمل الاسفار للعراقی ج۱، ص ۵۲، الکامل لابن عدی ج ۴، ص ۱۵۱۸، الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرۃ للسیوطی ص ۱۳۳، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ج ۶، ص ۷۸۸، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

2۔ بخاری شریف ج۱، ص ۲۴۲ رقم: ۶۵۲۔

النظر الی وجھك یارسول اللہ ﷺ
"میری نظر ہو آپ کا چہرۂ انور ہو۔"
اسی وجہ سے حدیث شریف میں آیا:
لابکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشی وقر فی صدرہ
کہ صدیق کو تم لوگوں پر فضیلت اس کے کثرت صوم وصلوٰۃ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا جو سمندر موجیں مار رہا ہے اس وجہ سے ہے۔

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شان وفضائل کا یہ مختصر مجموعہ احادیث نبوی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ وراحادیث مرتضوی پر مشتمل ہے۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل (علیہ السلام) میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے پوچھا میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا جبریل نے جواب دیا ابو بکر اور وہ آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں اور آپ کے بعد سب سے افضل ہیں۔[1]

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سالت اللہ ان یقدمك ثلاثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر" میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کو مقدم کرنے کے لیے تین بار دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کو مقدم کرنے کے سوا کسی بات کو قبول نہ فرمایا۔[2]

1۔ کنزالعمال جزء۱۱، ص۲۵۱، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت، مسند الفردوس رقم(۱۶۳۱)ج۱، ص۴۰۴۔
2۔ کنزالعمال جزء۱۱، ص ۲۵۵، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، الصواعق المحرقہ ص۳۶،۳۵ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان۔

۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رحم اللہ ابابکر روجنی ابنته وحملنی الی دارالھجرة واعتق بلالا من ماله ومانفعنی مال فی الاسلام ما نفعنی مال ابی بکر اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی اور مجھے سوار کرا کے دارالہجرت لے گئے اور اسلام میں ابو بکر کے مال نے جو مجھے فائدہ دیا کسی اور کے مال نے نہیں دیا۔ [1]

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوم بدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مع احد کما جبریل ومع الآخر میکائیل" یعنی تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہے۔ [2]

۵۔ حضرت علی، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سیّدا کھول اھل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی یعنی ابابکر وعمر" یعنی انبیاء اور مرسلین کے علاوہ ابو بکر اور عمر اولین اور آخرین اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں اے علی آپ ان کو خبر نہ دینا۔ [3]

1۔ الصواعق المحرقہ ص۷۱، طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان، جامع ترمذی، ج۵، ص ۶۳۳، رقم (۳۷۱۴)۔
2۔ الصواعق المحرقہ ص۷۶ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان۔
3۔ الصواعق المحرقہ ص۷۸، ۷۷ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان، کنزالعمال جز ۱۱ ص ۲۵۷ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خیر امتی بعدی ابوبکر و عمر" میرے بعد میری امت کے بہترین آدمی ابو بکر و عمر ہیں۔ [1]

۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یاابابکر ان اللہ اعطانی ثواب من آمن بی منذ خلق آدم الی ان بعثنی وان اللہ تعالیٰ اعطاك یا ابا بکر ثواب من آمن بی منذ بعثنی الی یوم القیامۃ" اے ابو بکر! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر میرے مبعوث ہونے تک جو مجھ پر ایمان لایا اس کا ثواب عطا فرمایا اور ابو بکر آپ کو میرے مبعوث ہونے سے لے کر قیامت تک جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کا ثواب عطا فرمایا۔ [2]

۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما: "ولد فی الاسلام مولود از کی ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر و عمر" جو بچہ بھی اسلام میں پیدا ہوا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ پاک اور افضل نہیں۔ [3]

۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ابو بکر کو والی بناؤ گے تو تم انہیں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر رضی اللہ عنہ کو والی بناؤ گے تو انہیں ایسا

1۔ الصواعق المحرقہ ص ۷۸ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان۔
2۔ کنز العمال ۸ جزء ۱۱ ص ۲۵۶ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت۔
3۔ کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۶۹ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت۔

قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اپنی گرفت میں نہیں لے سکتی اور اگر تم علی کو والی بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔[1]

۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں ابو بکر کو وزیر، عمر کو مُشیر، عثمان کو سہارا اور تجھے اپنا مددگار بناؤں، پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم چاروں کے متعلق اُم الکتاب میں وعدہ لیا ہے کہ تُم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر فاجر، تم میری نبوت کے خلفاء ہو میرے ذمہ کی بیعت لینے والے ہو اور میری اُمت پر حجت ہو، میری اُمت کے لوگ نہ تم سے مقاطعہ کریں نہ تم سے مُنہ پھیریں اور نہ تمہاری نافرمانی کریں۔

اِس روایت کی تخریج ابن سمان نے موافق میں کی اور اِسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دُوسرے طریق پر بھی روایت کیا۔[2]

۱۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب ورفیق عطا فرمائے گئے۔ یا فرمایا رقباء عطا فرمائے گئے اور مجھے چودہ (۱۴) عطا فرمائے گئے ہیں۔ ہم نے کہا! وُہ کون ہیں؟

1۔ مستدرک حاکم ج۳ص ۳۷، رقم (۴۴۳۴) مسند احمد ج۱ص ۱۰۸، رقم (۸۵۹) مسند بزار ج۳ص ۳۳، رقم (۷۸۳)۔

2۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۸۶۔

حضرت علی نے فرمایا! میں، میرے بیٹے، جعفر، حمزہ، ابو بکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمّار اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

اس کی تخریج ترمذی نے کی، اور تمام رازی نے فوائد میں ان لفظوں کے ساتھ نقل کیا۔[1]

۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے، اُس نے اپنی بیٹی کو میری زوجیت میں دیا، اور مجھے دارِ ہجرت تک لے کر آیا اور غار میں میرا ساتھی بنا اور اپنے مال سے اِس نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔

اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ حق کہتا ہے اگرچہ تلخ ہو، اُس نے اپنا حق اور اپنا پیارا مال چھوڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، اُس سے ملائکہ حیاء کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، الٰہی! جدھر وہ جائے اُس طرف حق کو پھیر دے۔

اس روایت کی تخریج ترمذی نے اور خلعی اور ابنِ سمان نے کی۔[2]

۱۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر تین سو ستر خصائل پر مشتمل ہے جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے ان میں سے کوئی ایک خصلت عطا فرمادیتا ہے جس کے ساتھ اُسے جنت میں داخل فرماتا

1۔ الرّیاض النضرة فی مناقب العشرة، ص ۷۳۔
2۔ الرّیاض النضرة فی مناقب العشرة، ص ۸۷۔

ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں سے کوئی چیز مجھ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں آپ میں سب جمع ہیں۔

اس روایت کی تخریج صاحبِ فضائل نے کی اور ابنِ بہلول نے سلمان بن یسار سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایت بیان کی۔ [1]

1۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص۳۱۸۔

شان صدیق رضی اللہ عنہ بزبان مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱۔ حضرت حارث سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سُنا اول من اسلم من الرجال ابوبکر مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر ایمان لائے۔[1]

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے حضرت ابو بکر کا نام صدیق رکھا۔[2]

۳۔ حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "انی لاستحی من ربی ان اخالف ابابکر" یعنی میں اپنے رب سے شرم کرتا ہوں کہ ابو بکر کی مخالفت کروں۔[3]

....

1۔ کنزالعمال جزء۱۲، ص۲۳۰، رقم(۳۵۶۶۴) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔
2۔ کنزالعمال جزء۱۲، ص۲۲۴، رقم(۳۵۶۲۷) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔
3۔ کنزالعمال جزء۱۲، ص۲۲۴، رقم(۳۵۶۲۹) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہوں۔[1]

❁❁..........❁❁

۵۔ حکیم بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''الصدیق'' آسمان سے اُتارا گیا۔[2]

❁❁..........❁❁

۶۔ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں میں مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں''۔[3]

❁❁..........❁❁

1۔ کنزالعمال جزء ۱۲، ص ۲۲۴، رقم (۳۵۶۳۱) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔

2۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ج ۱، ص ۵۵، رقم (۱۴)، مجمع الزوائد ج ۹، ص ۴۱، التاریخ الکبیر، ۱: ۹۹، رقم: ۲۷۷۔

3۔ صحیح بخاری، ج ۳: ص ۱۳۴۲، کتاب المناقب، (رقم: ۳۴۶۸)، سنن ابوداؤد ج ۴: ص ۲۰۶ کتاب السنۃ، (رقم: ۴۶۲۹)، فضائل الصحابہ، ج ۱: ص ۳۲۱، (رقم: ۴۴۵)۔

۷۔ حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرمارہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [1]

❁❁..........❁❁

۸۔ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [2]

❁❁..........❁❁

۹۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہادر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، کیونکہ غزوۂ بدر کے دن جب ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک عریش (چھپر) تیار کیا تو ہم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ بڑھ سکے، بخدا ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلوار سونت کر اس مستعدی

1۔ سنن ابن ماجہ، ج ۱: ص۳۹، (رقم:۱۰۶)، فضائل الصحابہ، ج۱، ص۳۶۵، (رقم:۵۳۶)، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ج۷: ص۱۹۹، ۲۰۰۔

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج۶: ص۳۵۱، (رقم:۳۱۹۵۰)، مسند احمد، ج۱: ص۱۱۰، (رقم:۸۸۰)، ج ۲، ص۱۳۰، (رقم: ۴۸۸)۔

سے کھڑے ہوئے کہ جونہی کوئی دشمن ادھر کا رخ کرتا آپ رضی اللہ عنہ اس پر جوابی کاروائی کرتے۔[1]

۱۰۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔[2]

۱۱۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے پاس لے جانا، اگر تم دیکھو کہ دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور میں نے سب سے پہلے روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو بکر آپ سے داخلہ کی اجازت مانگ رہے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ

1۔ السیرۃ الحلبیہ، ج۲: ص ۳۳۴۔

2۔ فضائل الصحابہ، ج۱: ص ۳۵۴، (رقم ۵۱۳) مصنف ابن ابی شیبہ ج۶، ص۱۴۸، (رقم: ۳۰۲۲۹)۔

روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی، حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کر دو بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لیے مشتاق ہے۔[1]

❁❁..........❁❁

۱۲۔ عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مسجد سے نکل کر ٹہلنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کو اپنے کاندھے پر اٹھالیا اور کہا میرے باپ قربان، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں علی رضی اللہ عنہ کے نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔[2]

❁❁..........❁❁

۱۳۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم نے اپنے معاملات میں غور و فکر کیا، پس ہم نے پایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں آگے فرمایا (امام بنایا)۔ چنانچہ ہم اپنی دنیا کے معاملات کی ذمہ داری کے لیے اُس پر راضی ہوگئے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کے معاملات میں راضی ہوئے تھے۔" پھر ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے سے مقدّم کر دیا۔[3]

1۔ السیرۃ الحلبیہ، ج ۳، ص ۴۹۳، الخصائص الکبریٰ، ج ۲، ص ۴۹۲۔
2۔ صحیح بخاری، ج ۳: ص ۱۳۰۲، (رقم: ۳۳۴۹)، صحیح بخاری، ج ۳، ص ۱۳۷۰، (رقم: ۳۶۴۰)، مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۸۴، (رقم: ۴۷۸۴)، مسند بزار، ج ۱، ص ۱۲۲، (رقم: ۱۳)، سنن نسائی کبریٰ، ج ۵، ص ۴۸، (رقم: ۸۱۶۱)، معجم کبیر طبرانی، ج ۳، ص ۲۰، (رقم: ۲۵۲۷)۔
3۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ج ۱، ص ۲۵۷۔

۱۴۔ حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ہم نے (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے عرض کی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو انہوں رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا لقب اللہ رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے "الصدّیق" رکھا۔[1]

❁❁..........❁❁

۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔[2]

❁❁..........❁❁

۱۶۔ حضرت ابو بکر کی کوکھ میں درد اٹھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے اس پر پھیرتے رہے اور اس کو سینکتے رہے۔[3]

❁❁..........❁❁

۱۷۔ حضرت علی نے فرمایا: بلاشبہ حضرت ابو بکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثنین ہیں اور ہم

1۔ مستدرک حاکم، ج۳، ص۶۵، (رقم:۴۴۰۶)۔

2۔ مسند احمد، ج۱، ص۱۱۰، رقم:۸۷۹، مسند احمد، ج۱، ص۱۲۵، رقم:۱۰۳۱ مسند احمد، ج ۱، ص۱۶۷، (رقم:۱۰۵۲)، مسند احمد، ج۶، ص۳۵۱، رقم:۳۱۹۵۰۔

3۔ فضائل الصحابہ، ج۱، ص۱۴۵، (رقم: ۱۲۴)، ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ج۳۰، ص۳۳۸، سیوطی الدر المنثور، ج۵، ص۸۵۔

آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں، بے شک آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔[1]

❁❁..........❁❁
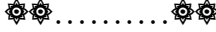
۱۸۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اھل سنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام حافظ الحدیث خیثمہ بن سلیمان قرشی وامام دارقطنی ومحب الدین طبری وغیرہم حضرت امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

ان ابا بکر سبقنی الیٰ اربع لم اوتہن، سبقنی الیٰ اِفشاءِ السلام، وقِدَمِ الھجرۃ، ومصاحبتہ فی الغار، واقام الصلوٰۃ وانا یومئذٍ بالشعب، یظھر اسلامہ واُخفیہ۔ الحدیث

بے شک ابو بکر چار باتوں کی طرف سبقت لے گئے کہ مجھے نہ ملیں: انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکارا کیا، اور مجھ سے پہلے ہجرت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار ہوئے، اور نماز قائم کی اس حالت میں کہ میں ان دنوں گھروں میں تھا، وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے اور میں چھُپاتا تھا۔[2]

❁❁..........❁❁

1۔ مستدرک حاکم، ج۳، ص۷۰، (رقم: ۴۴۲۲)، سنن بیہقی ج۸، ص۱۵۲۔
2۔ المواہب اللدنیہ بحوالہ خیثمہ بن سلیمٰن ذکر اول من اٰمن اسلام علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۲۱۸و۲۱۹، فتاویٰ رضویہ ج۲۸، ص۴۶۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

۱۹۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اھلِ سنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دار قطنی کی روایت میں ہے، ارشاد فرمایا:

دخلنا علیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یارسول اللہ استخلف علینا قال لا، ان یعلم اللہ فیکم خیرا یول علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه نعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر فعلم (رضی اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین)

ہم نے خدمتِ قدس حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجیے، ارشاد ہوا، نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم سب میں بہتر ہے اُسے تم پر والی فرمادے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا، رب العزت جل جلالہٗ نے ہم میں بھلائی جانی پس ابو بکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔[1]

⁂..........⁂

۲۰۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اھلِ سنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام دار قطنی سنن میں اور ابو عمر بن عبد البر استیعاب میں حکم بن حجل سے راوی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں:

لا اجد احد افضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدته حد المفتری

1۔ الصواعق المحرقہ بحوالہ الدار قطنی الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۷۰، فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۷۲، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

”میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہتا ہے اُسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔“[1]

❁❁..........❁❁
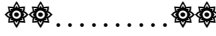
۲۱۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اھل سنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اسحق بن راہویہ ودار قطنی وابن عساکر وغیرہم بطرق عدیدہ واسانید کثیرہ راوی دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اُن کے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رائ رأیتہ کیا یہ کوئی عہد و قرار داد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بل رائ رایتہ بلکہ ہماری رائے ہے اما ان یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عھدہ الیّ فی ذٰلك فلا واللہ لئن کنت اوّل من صدّق بہ فلا اکون اوّل من کذب علیہ رہا یہ کہ اسباب میں میرے لیے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عہدہ قرار داد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افتراء کرنے والا نہ ہوں گا ولو کان عندی منہ عھد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تیم بن مرۃ وعمر بن الخطاب یثوبان علیٰ منبرہ ولقاتلتھما بیدی ولو لم اجد الا بردتی ھذہ اور اگر اسباب میں حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا

1۔ الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدار قطنی الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۱، فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۸۲، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

اور بیشک اپنے ہاتھ سے اُن سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا ولم یمت فجأۃ مکث فی مرضہ ایاما ولیالی یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی ثم یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے، مؤذن آتا نماز کی اطلاع دیتا، حضور ابو بکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیشِ نظر موجود تھا، پھر مؤذن آتا اطلاع دیتا، حضور ابو بکر ہی کو حکمِ امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا ولقد ارادت امرأۃ من نسائہ ان تصرفہ عن ابی بکر فابی وغضب وقال انتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس اور خدا کی قسم ازواجِ مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس ﷺ نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوُسف (علیہ السلام) والیاں ہو ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کرے فلما قبض رسول اللہ ﷺ نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ علیہ وسلم لدیننا فکانت الصلوٰۃ عظیم الاسلام وقوام الدین، فبایعنا ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکان لذٰلك اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان پس جبکہ حضور پُر نور ﷺ نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دُنیا یعنی خلافت کے لیے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین یعنی نماز کے لیے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہٰذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں خلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ نے فرمایا: فادّیت الیٰ ابی بکر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فی جنوده و کنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا غزانی واضرب بین یدیه الحدود بسوطی پس میں نے ابو بکر کو اُن کا حق دیا اور اُن کی اطاعت لازم جانی اور اُن کے ساتھ ہو کر اُن کے لشکروں میں جہاد کیا جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے اپنے تازیانہ سے حد لگاتا۔ پھر بعینہٖ یہی مضمون امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وامیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسبت ارشاد فرمایا۔[1]

❁❁..........❁❁

۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اِس خلافت کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کھولا اور دوسرے خلیفہ عمر ہیں اور تیسرے خلیفہ عثمان ہیں اور اِسے میرے ساتھ ختم کیا اور نبوت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمائی۔[2]

❁❁..........❁❁

۲۳۔ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں عرض کی اے امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا! ابو بکر رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کی! پھر

1۔ تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ ۵۰۲۹ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۴۵/۷ ۳۳۳ تا ۳۳۹ الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدار قطنی وابن عساکر واسحق بن راھویہ الباب الاول الفصل الخامس دارالکتب العلمیہ ص ۷۰ تا ۷۲، فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۸، ص ۴۷۲، ۴۷۳، رضافاؤنڈیشن، لاہور۔

2۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۹۹۔

کون؟ فرمایا عُمر رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کی! پھر کون؟ فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا! میں۔

اس روایت کی تخریج ابو القاسم نے اپنی کتاب میں کی۔[1]

....
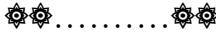
۲۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والدین اسلام لے آئے تھے اور کسی مہاجر صحابی کے اُن کے علاوہ والدین اسلام نہ لائے تھے۔[2]

....

۲۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، اے امیر المؤمنین! مہاجرین وانصار نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر سبقت کیسے کی، جبکہ آپ اُن سے اسبق ہیں۔ اور آپ کی منقبت اُن سے زیادہ روشن ہے۔ حضرت حسن بصری کہتے ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا! تیری بربادی ہو! ابو بکر مجھ پر چار باتوں میں سبقت رکھتے ہیں۔ جن میں سے مجھے کوئی نہیں پہنچی، وہ مجھ سے اسلام ظاہر کرنے میں سبقت رکھتے ہیں، وہ ہجرت میں مجھ پر سبقت رکھتے ہیں۔ وہ غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب تھے۔ اور وہ نماز قائم کرنے میں اسبق ہیں اُس روز میں شب میں اسلام کے اظہار واخفاء میں تھا۔ قریش میری تحقیر کرتے تھے۔ خُدا کی قسم! اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ ساتھ چھوڑ دیتے تو دونوں طرف دین نہ پہنچتا اور

1۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۱۰۲۔
2۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۱۳۲۔

لوگ کرعۂ طالوت کی طرح کُرعہ ہوتے۔ اور فرمایا! تجھ پر افسوس! بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی مذمّت کی ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مدح کرتے ہوئے فرمایا:

اِلاَّ تَنصُرُوهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ ۝[1]

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔[2]

اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اور اُسکی روح کو میرا سلام پہنچائے۔اس کی تخریج فضائلِ ابو بکر میں کی گئی ہے۔[3]

❁❁..........❁❁

۲۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے چھ دن بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا!اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سبقت فرمائیں۔حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا! میں اُس شخص سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ علی مجھے ایسے ہیں جیسے میں اپنے رب کے لیے ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں اُس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تم میں سے سوائے ابو بکر کے کوئی ایسا نہیں جس نے مجھے نہ جھٹلایا ہو۔ اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے دروازے پر سوائے ابو بکر کے دروازہ کے اندھیرا ہو۔حضرت

1۔ سورۃالتوبہ آیت ۴۰۔

2۔ کنزالایمان۔

3۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص۱۵۶،۱۵۷۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سُنا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہاں، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں اکٹھے داخل ہوئے۔ اس کی تخریج ابن سمان نے موافق میں کی۔[1]

۞۞..........۞۞

۲۷۔ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی ابن بی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا! جو لوگوں میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی اور اُن میں سے سب سے بڑے غنی اور اُن میں سب سے زیادہ منزلت والے کو دیکھنا ہے تو علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا! اُنہوں نے شاید لوگوں پر شفقت کی وجہ سے فرمایا ہے۔ اور بیشک وہ غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور سب سے بڑے غنی ہیں۔[2]

۞۞..........۞۞

۲۸۔ موسیٰ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے سُنا، آپ فرماتے تھے، حضرت ابو بکر ہم میں افضل تھے۔[3]

۞۞..........۞۞

1۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۲۱۲، ۲۱۳۔
2۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۲۲۲۔
3۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۲۳۶۔

۲۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ منادی نداء کرے گا، سابقون الاولون کہاں ہیں؟ کہا جائے گا کون؟ کہے گا! ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں میں پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی ہے اور لوگوں کے لیے عام ہیں۔[1]
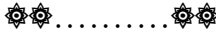
۳۰۔ حضرت مالک، حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے جدِّ امجد حضرت امام زین العابدین، علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنازے میں شریک تھے، جب اُن کی نماز جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہاں! اے ابو بکر آگے آئیں، حضرت ابو بکر نے کہا اے ابوالحسن آپ شاہد ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہاں! آگے آئیں خدا کی قسم آپ کے سوا اِن پر کوئی نماز نہیں پڑھائے گا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی اور اُنہیں رات کو دفن کیا گیا۔

اس روایت کی تخریج بصری نے اور ابنِ سمان نے الموافق میں کی۔[2]

1۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۲۸۲۔
2۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص۲۹۹۔

۳۱۔ وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ۝[1]

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔[2]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، جَآءَ بِالصِّدۡقِ سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس روایت کی تخریج ابن سمان نے الموافق میں اور فضائل میں کی ہے۔[3]

❁❁..........❁❁
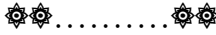
۳۲۔ حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ملے تو اُنہیں دیکھ کر مُسکرانے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کیوں مُسکرائے ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کوئی شخص پُل صراط سے نہیں گذرے گا مگر جس کے لیے علی رضی اللہ عنہ سفارش لکھ کر دیں گے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہنسنے لگے اور فرمایا! میں سفارش نہیں کروں گا مگر اُس کے لیے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہو گا۔[4]

❁❁..........❁❁

1۔ پ ۲۴، سورۃ الزمر، آیت ۳۳۔
2۔ کنز الایمان۔
3۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۳۰۴۔
4۔ الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۳۵۸۔

کتب شیعہ سے فضائل صدیق رضی اللہ عنہ بزبان علی رضی اللہ عنہ

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سب لوگوں سے زیادہ حقدار سمجھتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ساتھی اور ثانی اثنین ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری میں ان کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔[1]

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ان خير هذه الامة بعد نبيها ابوبكر وعمر یعنی اس امت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔[2]

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا صدیق اکبر اور حضرت سیّدنا فاروق اعظم کے بارے میں فرمایا انهما اماما الهدى وشيخا الاسلام والمقتدى بهما بعد رسول الله ومن اقتدى بهما عصم یعنی یہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما دونوں ہدایت امام اور شیخ الاسلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقتدیٰ ہیں اور جس نے ان کی پیروں کی وہ برائی سے بچ گیا۔[3]

1۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی حدید شیعی ج ا ص ۳۳۲۔

2۔ کتاب الشافی ج ۲، ص ۴۲۸۔

3۔ تلخیص الشافی للطوسی ج ۲ ص ۴۲۸۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان ابابکر منی بمنزلة السمع وان عمر منی بمنزلة البصر یعنی بے شک ابو بکر مجھ سے ایسے ہیں جیسے میرے کام اور عمر مجھ سے ایسے ہیں جیسے میری آنکھ۔[1]

۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے منبر پر ارشاد فرمایا لاروتی برجل یفضلنی علی ابی بکر وعمر الاجلدته حد المفتری یعنی اگر ایسا شخص میرے پاس لایا گیا جو مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہو گا میں اس پر مفتری کی حد جاری کرونگا۔[2]

ہے زمانہ معترف صدیق تیری شان کا
صدق کا ایقان کا اسلام کا ایمان کا
تجھ سے رونق دین نے پائی عرب و شام میں
مقتدا ہے تو علی کا بوذر و سلمان کا
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

1۔ عیون اخبار الرضا لابن بابویہ قمی ج ا، ص ۳۱۳، معانی الاخبار قمی ص ۱۱۰ تفسیر حسن عسکری۔
2۔ الکشی ترجمہ رقم (۲۵۷) معجم الخونی (۸/ ۱۵۳، ۳۲۶، الفصول المختارہ ص ۱۲۷۔

شجرہ شریف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا — ناقصاں راپیر کامل کاملاں را راہنما

ہو رقم کس سے تمہارا مرتبہ یا گنج بخش — ہیں ثناء خواں آپ کے شاہ وگدا یا گنج بخش

بحر غم میں ہوتی ہے زیروزبر کشتی میری — لو خبر بحر محمد مصطفی یا گنج بخش

مہربان ہو کر ہماری مشکلیں آساں کرو — صدقہ حضرت علی مرتضیٰ یا گنج بخش

از پئے خواجہ حسن بصری مجھے ہونے نہ دو — پھندہ حرص وہوا میں مبتلا یا گنج بخش

از برائے طاعت حضرت حبیب عجمی کرو — نور ایماں سے منور دل مرا یا گنج بخش

حضرت داؤد طائی پیر کامل کے طفیل — کیجیے سب حاجتیں سب کی روا یا گنج بخش

از پئے معروف کرخی خواب میں آکر مجھے — چہرہ انور دکھا دو بر ملا یا گنج بخش

از برائے سری سقطی رہے لب پر میرے — اسم اعظم آپ کا جاری سدا یا گنج بخش

از پئے الطاف وتکریم وفیوضیات جنید — ہو ہمارے حال پر نظر عطا یا گنج بخش

از برائے حضرت ابوبکر شبلی نامدار — ہو ہمارے دل کا حاصل مدعا یا گنج بخش

از پئے حضرت علی حسری مجھے کردو رہا — ہوں گرفتار غم ورنج وبلا یا گنج بخش

از برائے ابوالفضل ختلی رہے جلوہ نما — ہر گھڑی دل میں تصور آپ کا یا گنج بخش

یا علی مخدوم ہجویری برائے ذات خویش — غیر کا ہونے نہ دو ہم کو گدا یا گنج بخش

جب نظر لطف وکرم کی شیخ ہندی پر پڑی — کردیا قطرے سے دریا آپ نے یا گنج بخش

حضرت خواجہ معین الدین بابا فرید الدین کو — گنج عرفاں آپ کے در سے ملا یا گنج بخش

آپ کے دربار میں آکر کیا جس نے سوال — آپ نے بخشا اس کو گنج بے بہا یا گنج بخش

اس بشر کے ہوگئے فوراً سبھی مطلب روا — صدق سے اک مرتبہ جس نے کہا یا گنج بخش

کس کے در پر یہ ظہورالدین کرے جاکر سوال — کس کے در پر یہ حاضرین کریں جاکر سوال

آپ کے دربار عالی کے سوا یا گنج بخش

گنج بخشی آپ کی مشہور ہم پہ کر کرم — کر کرم کروا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم

یا گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا — ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما